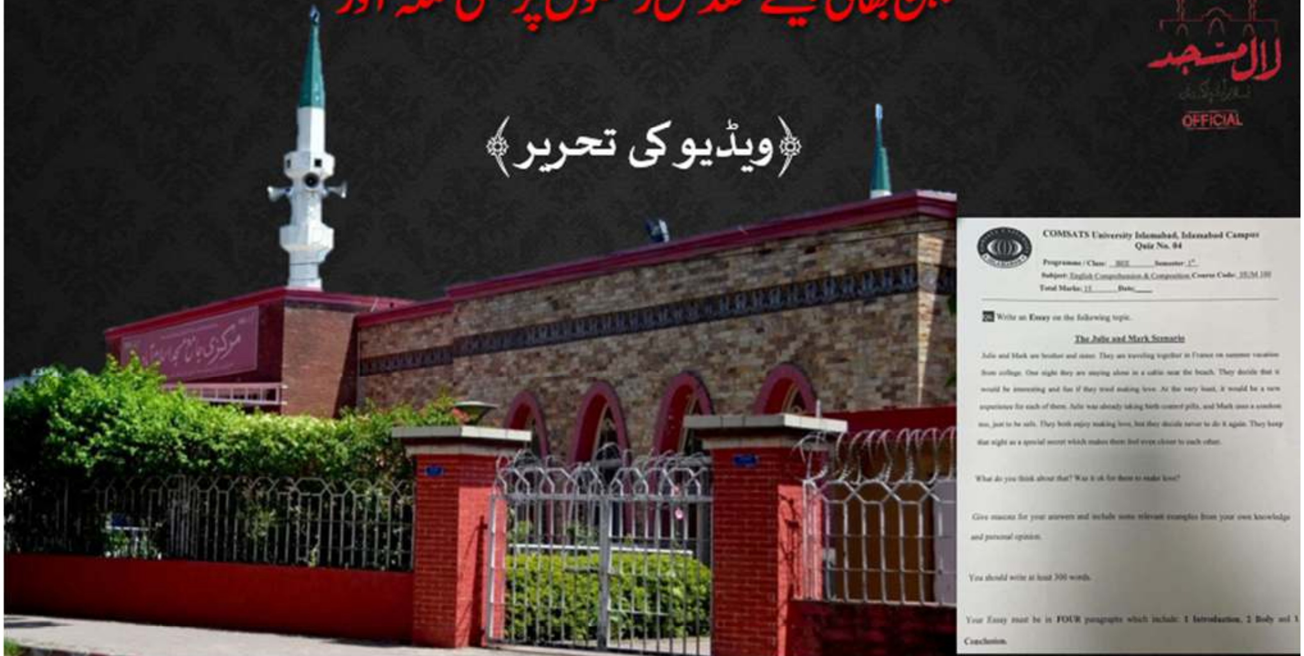
لال مسجد
OFFICIAL

نام نہاد اسلامی جمہوریت
بہن بھائی جیسے مقدس رشتوں پر بھی حملہ آور

﴿ویڈیو کی تحریر﴾



اسلام آباد کی ایک یونیورسٹی کے پرچے میں
اسلامی اقدار وروایات اور انسانی تہذیب کی دھجیاں بکھیرتی تحریر کا تجزیہ

از: فرخ پنجابی

29رجب1444 ہجری / 21فروری 2023

نام نہاد اسلامی جمہوریت - بہن بھائی جیسے مقدس رشتوں پر بھی حملہ آور

اسلام آباد کی ایک یونیورسٹی کے پرچے میں
اسلامی اقدار وروایات اور انسانی تہذیب کی دھجیاں بکھیرتی تحریر کا
تجزیہ

از: فرخ پنجابی

29 رجب 1444 ہجری / 21 فروری 2023

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ اما بعد:

کل مورخہ 20 فروری 2023ء کو کام سیٹس (COMSATS) یونیورسٹی اسلام آباد میں بی ایس پروگرام کے انگریزی پرچے کی تصویر سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی۔ اس پرچے کے مندرجات اس قدر شرمناک تھے کہ انہیں اردو زبان میں بیان کرنے سے حیاء آتی ہے۔ بہر حال اسلامی غیرت و حمیت اور انسانی اقدار و شرافت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پرچے میں سگے بہن بھائی کے درمیان بدکاری کے عمل کو بیان کیا گیا اور اس غیر اسلامی و غیر انسانی عمل پر طلبا سے تاثرات کا اظہار کرنے کو کہا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس قدر بد اخلاقی اور بد تہذیبی کی بات سن کر حضرت مولانا محمد عبد العزیز غازی صاحب حفظہ اللہ کو یقین نہ آیا کہ کیا واقعی یہ واقعہ پاکستان جیسے ملک کی ایک یونیورسٹی میں پیش آیا ہے۔ چنانچہ حیرانی سے استفسار فرمایا: "کیا واقعی اس پرچے میں یہ چیزیں آئیں ہیں۔"

یہ واقعہ نہ صرف خاندانی شرافت، دینی تعلیمات، تہذیب اور اخلاق کے خلاف ہے بلکہ انسانی غیرت اور فطرت بھی ایسی مکروہ بات زبان پر لانے سے عاری ہے۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد عبد العزیز غازی صاحب حفظہ اللہ نے مجھ خادم سے کو حکم فرمایا: "اس کو آپ بیان کر دیں، کہ یہ یہ چیزیں ہیں اور یہ یہ سوالات کیے ہیں، جو بالکل ناجائز اور حرام ہیں اور اس کو کوڑے لگنے چاہیے اور فوری طور پر اس کی تحقیق ہونی چاہیے اور وہ علماء جو کہتے ہیں کہ پاکستان اسلامی ریاست ہے، کیا اسلامی ریاست میں ایسا کچھ ہو سکتا ہے۔" وما توفیقی الا باللہ۔

چونکہ یہ واقعہ ایک تعلیمی ادارے میں پیش آیا ہے تو سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ علم اور تعلیم کا مقصد کیا ہے۔ علم اور تعلیم کا پہلا مقصد انسان کو انسانیت سکھانا ہے تاکہ انسان اخلاق، شرافت اور تہذیب سے آراستہ ہو، حق و باطل اور اچھے برے میں تمیز کر سکے، اس علم و ہنر کے ذریعے رضائے الٰہی حاصل کر کے رزقِ حلال تلاش کر سکے اور خدمتِ خلق کا فریضہ سرانجام دے سکے۔ لیکن مغربی سیکولر بنیادوں پر کھڑا پاکستان کا نظامِ تعلیم انسانوں کو صرف اور صرف حرص و ہوس اور مال و زر کا پجاری بناتا ہے اور دنیاوی متاع کے حصول کے لئے ہر جائز و ناجائز، حلال و حرام اور اخلاق و اقدار سے گرے ہوئے طریقے سکھاتا ہے۔ چنانچہ یہ نظام تعلیم شروع ہی سے ہمارے معاشرے کو خدا اور رسول ﷺ سے بغاوت، دین و ایمان سے عداوت، انسانیت کا استہزاء اور اخلاق و کردار کی توہین سکھاتا ہے۔ مغربی تہذیبی بنیادوں پر استوار کیے گئے ہمارے نظامِ تعلیم میں دین و اسلام کو بے کار چیز سمجھا جاتا ہے، حلال و حرام کے تصور کو دقیانوسی خیال کیا جاتا ہے۔ شرم و حیاء اور اخلاق و اقتدار کو فضول خیالات باور کروایا جاتا ہے اور بے حیائی و بے شرمی کو تعلیم کا جزو قرار دیا جاتا ہے۔ یہ نظامِ تعلیم لادینیت اور سیکولرازم کو عقل کی معراج تسلیم کرتا ہے اور بد اخلاقی و بد تہذیبی کو روشن خیالی قرار دیتا ہے۔ پون صدی کی محنت کے بعد آج یہ سیکولر نظامِ تعلیم ہمارے گھروں میں ہمارے محرم رشتوں تک کو نشانہ بنانے پر آمادہ ہے۔ یہ ہمارے خاندانی نظام، اقدار، روایات، اسلامی تعلیمات غرض پوری معاشرت کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہے جس کی ایک شرمناک جھلک ہمیں کام سیٹس (COMSATS) یونیورسٹی اسلام آباد کے اس پرچے میں نظر آرہی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سیکولر نظامِ تعلیم کو مکمل طور پر اسلامی نظامِ تعلیم سے بدل دیا جائے۔ جہاں سائنس کے ہر سبق کے ساتھ وجود خداوندی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا درس ہو، جس میں ٹیکنالوجی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سامنے جواب دہی کا یقین پختہ ہو، جہاں تاریخ و جغرافیہ کے ساتھ عبرت کے اسباق بھی پڑھائے جائیں، جہاں کسبِ معاش کے ساتھ حلال و حرام اور خدمت خلق کا درس بھی دیا جائے، جہاں انسان کو انسانیت اور شرافت کی تلقین کی جائے اور ہر وقت آخرت میں اللہ

تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کا احساس تر و تازہ ہو۔ پس اسلامی نظامِ تعلیم ہمیں دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ انسانیت اور روایات و اقدار کی پابندی سکھا کر دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو کرتا ہے۔

دوسرا اہم سوال یہ ہے کہ اس گراوٹ، بے حیائی اور معاشرتی خرابی کا ذمہ دار کون ہیں۔ ہم اپنے جس بچے بچی کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے کالج یونیورسٹی بھیج رہے ہیں اور وہ وہاں سے بہن بھائی جیسے محترم محرم رشتوں سے بدکاری اور غیر اخلاقی فعل کی دعوت لے کر آتا ہے۔ اس کا اصل ذمہ دار ہمارا دین بیزار، دولت کا پجاری، مغربی اقتدار کا محافظ حکمران طبقہ اور اشرافیہ ہے۔ جو ہم پر 75 سال سے مسلط ہے۔ اس حکمران طبقے کو ہمارے خاندانی نظام، ہماری اسلامی معاشرت، دینی تعلیمات، دنیوی ترقی یا آخرت کی کامیابی سے کوئی سروکار نہیں۔ یہ طبقہ ہمارے ان مسائل کا مداوا ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس طبقے کے سیاستدان اپنی اپنی باری لگوانے اور سوئس بینکوں کے اکاؤنٹ بھرنے میں مصروف ہیں۔ اس کی جوڈیشری یا عدلیہ اپنی مراعات میں اضافے اور اثاثہ جات بڑھانے کی فکر میں ہے۔ اس کی بیوروکریسی اور افسر شاہی بیرون ملک سیٹل ہونے اور اپنے بچوں کو مغربی تعلیم دلوانے کے لیے ہمارے معاشرے کی تمام اقدار کو قربان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتی۔ جبکہ اس طبقے کی اصل خفیہ قوت اور حقیقی حکمران ڈالر بٹورنے، پلاٹ بنانے اور جزیرے خریدنے کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کالج یونیورسٹی میں بہن بھائی کو بدفعلی کی دعوت دی جا رہی ہے یا بالی وڈ کا دن منایا جا رہا ہے۔ انہوں نے تو چند ڈالروں کے عوض قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو کفار کے ہاتھوں بیچ دیا۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی والدہ مرحومہ (رحمۃ اللہ علیھا)

"حضور ﷺ اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا کہیں گے کہ تیری بیٹی کو سڑکوں پر رلایا، اس کے بال کھینچ کھینچ کے قرآنِ حکیم پر اس کو گھسیٹا اور اس کے اوراق پر گھسیٹا۔ چلو میری نہ سنو! قرآن کی تو سن لو۔"

حضرت مولانا خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیان سنہ 2020ء

"میں عافیہ صدیقی کی ماں کو کراچی میں ملا، اس نے مجھے اپنی زبان سے بتایا، اس نے کہا میری بیٹی کو سولہواں سال ہے امریکیوں کی قید میں۔ امریکی جب اس کی جیل کا زروازہ کھولتے ہیں تو وہ ظالم میری بیٹی کو طعنہ دیتے ہیں کہ رات کو محمد بن قاسم نہیں آیا تھا تمہیں چھڑانے کے لیے۔"

عافیہ صدیقی کے خواب میں خود رسول اللہ ﷺ تشرف لائے۔ ہم تو انہیں کہتے ہیں اٹھو خدا کے بندو! کوئی دین کا کام کرو، کوئی جہاد کرو، جہاد فی سبیل اللہ کرو۔

حضرت علامہ عبد الرشید غازی شہید رحمۃ اللہ علیہ، بیان سنہ 2004ء

ہماری حکومت اس وقت امریکہ کے آگے جھکی ہوئی ہے۔ اور جتنے بھی decisions ہو رہے ہیں وہ امریکہ کے پریشر پر ہو رہے ہیں۔ امریکہ جب ڈیمانڈ کرتا ہے اس کے بعد ہمارا سارا موٴقف تبدیل ہو جاتا ہے۔ definitely یہ ساری چیزیں کلیئر نظر آ رہی ہیں کہ یہ سارا امریکہ کی ایماء پر ہو رہا ہے۔"

اور چند کوڑیوں کے عوض اپنی قوم کے بچے بچیوں پر ڈرون حملے کروا کر ان کے ٹکڑے کروا دیے، کافروں کو خوش کرنے کے لئے باپردہ طالبات پر بم برسائے۔

حامد میر صحافی کا پروگرام جولائی 2007ء

حامد میر: "امامہ آپ ایک سینئر سٹوڈنٹ ہیں جامعہ حفصہ کی، آپریشن تین کو شروع ہوا اور آپ چھ تک اندر تھیں۔"

طالبہ: "جی! جب میں تین دن کے بعد باہر نکلی تو اس وقت تک تقریباً ہماری سو کے قریب طالبات اندر شہید ہو چکی تھیں، اور نوے پچانوے کے قریب ہمارے بھائی شہید ہو چکے تھے اور ان کی لاشوں سے ہمارے کمرے بھرے ہوئے تھے۔"

اور اپنی انا کی خاطر بنگال اور بلوچستان میں بیٹیوں کو لاپتہ کیا۔ ان کو بھلا بھلا ہمارے خاندانی نظام، اقدار، اخلاق، روایات، دین و اسلام اور آخرت سے کیا واسطہ۔ یہ چیزیں تو دینی غیرت و حمیت ہی کے سبب ممکن ہیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے تو ایک مسلم عورت کے سر پر سے صرف دوپٹہ اتارے جانے کے جرم میں یہودیوں کے پورے قبیلے بنو قینقاع کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کر دیا تھا۔ رومیوں نے ایک مسلمان عورت کو قید کر لیا تو خلیفہ معتصم باللہ ہزاروں میل دور لشکر لے کر پہنچ گیا اور اس عورت کو آزاد کروایا۔ ایک مسلمان بہن کی پکار پر محمد بن قاسمؒ پوری فوج کے ساتھ عراق سے سندھ پہنچ گیا اور طارق بن زیادؒ ایک عیسائی پادری کی بیٹی کی عزت کی خاطر اندلس اور یورپ پر چڑھ دوڑا۔

قرآن پاک کی مشہور تفسیرِ قرطبی میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 75 کی تفسیر میں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے قیدیوں کو رہا کروائیں خواہ وہ قتال کے ذریعہ ہو یا مال و دولت کے ذریعے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قیدیوں کو چھڑانا بڑے واجبات میں سے ہے۔" ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے دیے گئے ایک فتویٰ میں حرمین شریفین کے شیخ ابو محمد عبد اللہ الحجازی فرماتے ہیں: "اگر کوئی مسلمان عورت یہود و نصاری کی قید میں ہو تو تمام مسلمانوں اور مسلمان ملکوں پر لازم ہے کہ اسے آزاد کروائیں۔" حضرت مولانا فضل محمد یوسفزئی صاحب فرماتے ہیں: "اسلام کا حکم تو یہ ہے کہ اگر مشرق میں کوئی مسلمان خاتون قید ہو جائے تو مغرب تک تمام مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے لہٰذا تمام مسلم حکمرانوں پر ڈاکٹر عافیہ کی رہائی فرض ہے۔"

قرآن و سنت کے یہ تمام احکام تو ایک مسلمان عورت کو کفار سے رہا کروانے کے ہیں، سوچنا یہ چاہیے کہ جن لوگوں نے خود مسلمان عورت کو پکڑ کر ڈالروں کے عوض بیچ دیا ان کا کیا حال ہو گا۔ کیا ہم اُن سے ایسی غیرت و حمیت کی توقع رکھ سکتے ہیں کہ ہماری بہن بیٹیوں کو خلافِ اسلام اور خلافِ روایات اور خلافِ اخلاق ماحول سے بچا سکیں گے۔ نہیں ہر گز نہیں۔ یہ تو پاکستانی مسلمان قوم کو یہ باور کروا رہے ہیں کہ یہ ایک اسلامی ریاست و حکومت ہے اور اس کا آئین اسلامی ہے۔

حضرت مولانا محمد عبد العزیز غازی حفظہ اللہ **بیان سنہ 2023ء**

"یہ ایک ظالمانہ ریاست ہے اور یہ ایک منافقانہ ریاست ہے۔ اس کو اسلامی ریاست نہیں کہہ سکتے۔"

کیا اب ہم اس نام نہاد اسلامی جمہوری نظام سے ختم نبوت ﷺ، ناموس رسالت ﷺ، ناموس صحابہؓ، سودی نظام اور دوسرے اسلامی اور انسانی حقوق کی طرح بہن بھائی جیسے محرم محترم رشتوں کے تقدس کو منوانے کے لیے تحریکیں چلائیں گے۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ **بیان سنہ 1999ء**

"پارلیمانی جمہوریت، اس کو آپ چاہے اسلامی جمہوریت کا نام دے دیں، چاہے قرآنی جمہوریت کا نام دے دیں۔ لیکن بقولِ اقبال:

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں ― بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے۔

اس کے ذریعے سے یہی کچھ ہو گا جو ہو رہا ہے۔"

حضرت مولانا محمد عبد العزیز غازی حفظہ اللہ **بیان سنہ 2023ء**

"پاکستان میں قرآن و سنت کا نظام نہیں ہے، پاکستان کے مسائل اور مصائب اور دکھوں کا ایک ہی علاج ہے کہ قرآن و سنت کا نفاذ ہو جائے۔"

افسوس کہ آج یہ کفر ہمارے گھروں، ہمارے بچوں اور خاندانی نظام تک پہنچ چکا ہے۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ **بیان سنہ 1999ء**

"خلاصہ یہ کہ امت کے اندر ایک تو جہاد کا جذبہ بیدار کرنا ہو گا۔ دوسری بات یہ کہ امت کے اندر جو منافقت مجموعی لحاظ سے آچکی ہے اس کو ختم کرنا ہو گا۔ اور تیسری چیز ایثار کی ضرورت ہے اتفاق اور اتحاد کے لیے۔ اس کے لیے آپ کو اپنی حیثیت چھوڑنی ہوتی ہے، اپنی حیثیت چھوڑنی ہوتی ہے۔ تب امت کے اندر اتفاق و اتحاد پیدا ہوتا ہے۔"

حضرت مولانا محمد عبد العزیز غازی حفظہ اللہ **بیان سنہ 2023ء**

"پاکستان کے مسائل اور مصائب اور دکھوں کا ایک ہی علاج ہے کہ قرآن و سنت کا نفاذ ہو جائے۔"

معلوم ہوا کہ اگر اس نظام کو تبدیل نہ کیا گیا تو یہ ہم سے ہمارے محترم رشتے حتیٰ کہ کلمہ طیبہ تک چھین لے گا۔

لہٰذا اس کا واحد حل اسلامی پردے میں چھپے اس کفری جمہوری نظام کو بدلنا اور اس کی جگہ صحیح شرعی اسلامی نظام لانا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔ وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله و اصحابه اجمعين۔

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔